سورة مريم

آيات ٦٦ - ٨٢

وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿۶۶﴾ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ
شَيْــًٔا ﴿۶۷﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿۶۸﴾ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ
اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿۶۹﴾ ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿۷۰﴾ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ج
كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿۷۱﴾ ثُمَّ نُنَجِّى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿۷۲﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ
اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ اَىُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿۷۳﴾ وَكَمْ
اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ﴿۷۴﴾ قُلْ مَنْ كَانَ فِى الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ج ۵
حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ط فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا
﴿۷۵﴾ وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ط وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿۷۶﴾ اَفَرَءَيْتَ
الَّذِىْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿۷۷﴾ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۷۸﴾ كَلَّا ط
سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿۷۹﴾ وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ﴿۸۰﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ﴿۸۱﴾ كَلَّا ط سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿۸۲﴾ ع

سُوْرَةُ مَرْيَمَ

مكية

آيات 98

كهيعص ﴿١﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا ﴿٢﴾ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا ﴿٣﴾

توحید کی دعوت اور انبیاء کی مشترکہ تعلیمات - عقیدۂ تثلیث اور شرک کی واضح تردید - ایمان والوں کو صبر، استقامت اور اصل دین پر قائم رہنے کی تلقین

عقائد: توحید، تثلیث کی تردید، آخرت

دعوت: توحیدی دعوت، انبیاء کی دعوت، نصیحت

اخلاقی تعلیمات: تقویٰ وپرہیزگاری، صبر وشکر، نماز واعمالِ صالحہ

قصص الانبیاء (1-59)

آیات 1 تا 15
قصہ ٔ زکریا و یحییٰ (یحییٰ کی معجزانہ ولادت) بیٹے کی ضرورت کے اسباب

آیات 51 تا 53
قصہ ٔ موسیٰ وہارون

آیات 16 تا 40
قصہ ٔ مریم و عیسیٰ
ولادتِ عیسیٰ علیہ السلام

آیات 54 تا 55
قصہ ٔ اسماعیل علیہ السلام

آیات 41 تا 50
قصہ ٔ ابراہیم علیہ السلام (بطور داعی اور توحید کے علمبردار)

آیات 56 تا 58
قصہ ٔ ادریس علیہ السلام
وصفات الانبیاء

دیگر مضامین (60-98)

آیات 59 تا 65
انبیاء علیہ السلام کے بعد امتوں میں ان کے ناخلف جانشین

آیات 77 تا 87
مغرور اور متکبر انکار کرنے والوں کے غلط طرزِ استدلال کی تردید

آیات 66 تا 76
قیامت کی تکذیب کرنے والوں (قریش مکہ) کو زجر و تنبیہ اور ان کا انجام

آیات 88 تا 95
اللہ کا بیٹا ہونے کے باطل عقیدے کی سخت تردید- قیامت کے حتمی انجام کی طرف توجہ

آیات 96 تا 98
قرآن انذار و تبشیر کے لیے سب سے بہترین چیز ہے
آپ ﷺ کو تسلی

آیات 66 تا 82

مشرک سرداروں کو تنبیہ

- وہ اپنے اثاثوں اور عالی شان محلوں پر نہ اترائیں
- تاریخ اس بات پہ شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کہیں زیادہ عالی شان و شوکت رکھنے والی اقوام کو ہلاک کر ڈالا اور وہ اپنا کچھ بچاؤ نہ کر سکیں
- ان مغروروں کا ایک ایک دن گنا جا رہا ہے۔ یہ جن معبودوں پر تکیہ کیے ہوئے ہیں یہ ان کے ذرا بھی کام آنے والے نہیں ہیں

وَيَقُولُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٦﴾ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ﴿٦٧﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾

وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ - اور کہتا ہے انسان

ءَاِذَا مَا مِتُّ - کیا جب میں مر جاؤں گا | ءَ: ہمزہ استفہامیہ | مَا: زائدہ (ترجمہ نہیں کیا جاتا) | مَاتَ يَمُوْتُ ، مَوْتًا : مر جانا

لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا - واقعی عنقریب میں نکالا جاؤں گا زندہ کر کے | سَوْفَ : حرف استقبال | حَيًّا ، حَيَاةٌ: سے صفت مشبہ (زندہ)

اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ - اور کیا نہیں یاد کرتا انسان | اَ : ہمزہ استفہامیہ (کیا) | وَ : حرف عطف، (اور)

اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ - کہ بیشک ہم نے پیدا کیا ہے اُس کو اِس سے پہلے

وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا - اس حال میں وہ نہیں تھا کچھ بھی | يَكُ : اصل میں يَكُوْنُ تھا، لم کے عمل سے نون ساکن ہو گیا اجتماع ساکنین سے واؤ حرف علت گر گیا۔ يَكُ رہ گیا

فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ - پس قسم ہے آپ کے رب کی بلا شبہ ضرور ہم اکھٹا کریں گے انہیں | وَ : قسمیہ

لَ : لامِ تاکید | حَشَرَ يَحْشُرُ ، حَشْرًا : اکٹھا کرنا | نَّ : نونِ تاکید ثقیلہ

وَالشَّيٰطِيْنَ - اور شیطانوں کو

ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ - پھر ضرور بالضرور ہم حاضر کریں گے | لَ : لامِ تاکید | اَحْضَرَ يُحْضِرُ ، اِحْضَارٌ: حاضر کرنا (IV)

حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا - انہیں جہنم کے گرد گھٹنوں کے بل گرے ہوئے | حَوْلَ: مضاف، گرد | جَثَا: گھٹنوں کے بل بیٹھنا | جِثِيًّا: مصدر (بمعنی اسم فاعل)

ثُمَّ لَنَنۡزِعَنَّ مِنۡ كُلِّ شِيۡعَةٍ اَيُّهُمۡ اَشَدُّ عَلَى الرَّحۡمٰنِ عِتِيًّا ۟ ثُمَّ لَنَحۡنُ اَعۡلَمُ بِالَّذِيۡنَ هُمۡ اَوۡلٰى بِهَا صِلِيًّا ۟ وَاِنۡ مِّنۡكُمۡ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتۡمًا مَّقۡضِيًّا ۟

ثُمَّ لَنَنۡزِعَنَّ - پھر ہم لازماً کھینچ نکالیں گے

لَ : لامِ تاکید | نَزَعَ يَنۡزِعُ ، نَزۡعًا: کھینچ نکالنا | نَّ : نونِ تاکید ثقیلہ

مِنۡ كُلِّ شِيۡعَةٍ - ہر گروہ سے

شِيۡعَة : گروہ (کسی کا ساتھ دینے والا گروہ)

اَيُّهُمۡ اَشَدُّ - ان میں سے کون زیادہ سخت تھا

اَیُّ: کون (استفہامیہ) | اَشَدُّ: شِدَّةٌ سے افعل التفضیل

عَلَى الرَّحۡمٰنِ عِتِيًّا - رحمان کے خلاف سرکشی میں

عِتِيًّا: مصدر ہے (سرکشی کرنا، سرکشی)

ثُمَّ لَنَحۡنُ اَعۡلَمُ بِالَّذِيۡنَ - پھر یقیناً ہم زیادہ جاننے والے ہیں ان لوگوں کو

اَوۡلٰى: وَلِيٌّ سے افعل التفضیل (زیادہ کامیاب)

هُمۡ اَوۡلٰى بِهَا صِلِيًّا - (کہ) وہ زیادہ حقدار ہیں اس میں داخل ہونے کے

صِلِيًّا مصدر ہے (آگ میں داخل ہونا)

وَاِنۡ مِّنۡكُمۡ اِلَّا وَارِدُهَا - اور نہیں ہے تم میں سے (کوئی بھی) مگر اس پر گذرنے والا

وَارِد: کسی جگہ پہنچنا، داخل ہونا

كَانَ عَلٰى رَبِّكَ - ہے تیرے رب پر (یہ)

حَتۡمًا مَّقۡضِيًّا - فیصلہ کی ہوئی پکی (حتمی) بات

حَتۡمًا : لازم حتمی، قطعی (مصدر)

مَّقۡضِيًّا : قَضَآءٌ سے اسم مفعول، فیصل شدہ، فیصلہ کیا ہوا ہے

وَ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٦﴾ اَوَ لَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَ لَمْ يَكُ شَيْـًٔا ﴿٦٧﴾ فَوَ رَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَ الشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ
لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾ ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾ وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا
وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾

انسان کہتا ہے کیا واقعی جب میں مر چکوں گا تو پھر زندہ کرکے نکال لایا جاؤں گا؟ کیا انسان کو یاد نہیں آتا کہ ہم پہلے اس کو پیدا کر چکے ہیں جبکہ وہ کچھ بھی نہ تھا؟ تیرے رب کی قسم، ہم ضرور ان سب کو اور ان کے ساتھ شیاطین کو بھی گھیر لائیں گے، پھر جہنم کے گرد لا کر انہیں گھٹنوں کے بل گرا دیں گے، پھر ہر گروہ میں سے ہر اُس شخص کو چھانٹ لیں گے جو رحمان کے مقابلے میں زیادہ سرکش بنا ہُوا تھا، پھر یہ ہم جانتے ہیں کہ ان میں سے کون سب سے بڑھ کر جہنم میں جھونکے جانے کا مستحق ہے، تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو جہنم پر وارد نہ ہو، یہ تو ایک طے شدہ بات ہے جسے پُورا کرنا تیرے رب کا ذمہ ہے

Man is prone to say: 'Shall I be raised to life after I die? Does man not remember that We created him before when he was nothing. By your Lord, We will surely muster them and the devils together. Then We will surely bring them all, on their knees, around Hell, and then We will draw aside from each party those who were most rebellious against the Most Compassionate Lord, And then We shall know well all those most worthy to be cast in Hell. There is not one of you but shall pass by Hell. This is a decree which your Lord will fulfill.

محمد اقبال

وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٦﴾ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ﴿٦٧﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾

منکرینِ قیامت کے دلائل کی تردید

1. قیامت کے بارے میں مشرکین عرب کا موقف صریح انکار کا نہیں تھا بلکہ وہ ایک قسم کے تناقض میں مبتلا تھے۔ وہ اگرچہ اللہ تعالیٰ کو اپنا خالق اور رازق مانتے تھے لیکن اس بات میں انھیں شبہ تھا کہ مرنے کے بعد کوئی شخص زندہ کرکے دوبارہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ان کی عقل میں یہ بات نہیں آتی تھی کہ ایک شخص سالوں گزر جانے کے بعد مٹی میں مل کر جب اس کا نشان تک نہیں رہتا تو آخر وہ دوبارہ کیسے زندہ ہوگا؟ ان میں اگرچہ ایسے لوگ بھی تھے جو بالکل قیامت کے منکر تھے، لیکن بیشتر لوگ کھلے انکار کی بجائے تردد کا شکار تھے کیونکہ وہ اسے عقل کے خلاف سمجھتے تھے، اس لیے اس عقیدہ کو قبول کرنے کو تیار نہ تھے

2. اللہ تعالیٰ نے نہایت سہل اور سادہ انداز میں اس کا رد فرماتے ہوئے ایسی عقلی دلیل دی ہے جو عام سے عام آدمی بھی سمجھتا ہے اور بڑے سے بڑا عقلمند بھی اس کے انکار کی جرأت نہیں کرسکتا۔ دلیل کا حاصل یہ ہے کہ کہ یہ اعتراض کرنے والا انسان کیا بھول گیا ہے کہ وہ اپنے وجود میں آنے سے پہلے لاشے اور عدم محض تھا اور اس عدم محض سے اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا

- جو قادر مطلق ذات عدم محض اور کچھ نہ ہونے سے پیدا کرسکتی ہے، اس کے لیے کچھ ہونے سے پیدا کرنا تو بہت آسان ہے، لیکن عجیب بات ہے کہ جو مشکل ترین چیز تھی اسے تم نے تسلیم کرلیا اور جو نسبتاً آسان ہے، اس کا انکار کررہے ہو۔

3. قرآنِ کریم قیامت پر ایمان نہ لانے والوں کو عقلی، نقلی، تاریخی اور فطری دلائل سے سمجھاتا ہے، لیکن جب وہ سب بے اثر ہوں تو ان کے سامنے ان کے انجام کا منظر پیش کیا جاتا ہے۔ اس میں بتایا جاتا ہے کہ قیامت کے دن کافروں کو ان کے گمراہ کرنے والے شیاطین کے ساتھ زنجیروں میں جکڑ کر گھٹنوں کے بل جہنم کے گرد لا کھڑا کیا جائے گا۔ یہ منظر کشی ان کے لیے تنبیہ ہے کہ وہ اپنے تکبر اور انکار پر نظر ثانی کریں اور اپنا انجام سوچ کر ہدایت کی راہ اپنائیں۔

ثُمَّ لَنَنۡزِعَنَّ مِنۡ كُلِّ شِيۡعَةٍ اَيُّهُمۡ اَشَدُّ عَلَى الرَّحۡمٰنِ عِتِيًّا ۚ﴿۶۹﴾ ثُمَّ لَنَحۡنُ اَعۡلَمُ بِالَّذِيۡنَ هُمۡ اَوۡلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿۷۰﴾ وَاِنۡ مِّنۡكُمۡ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتۡمًا مَّقۡضِيًّا ۚ﴿۷۱﴾

باغی گروہوں کے پیشواؤں پر ضرب

- یہ قیامت اور حشر کے مناظر کا ذکر ہو رہا ہے۔ ان آیات میں گذشتہ آیات کی نسبت اس تصویر کا دوسرا منظر ہے
- جب سب کافر جہنم کے گرد نہایت بیچارگی کے ساتھ گھٹنوں کے بل گرے ہوئے اپنے انجام کے انتظار میں ہوں گے تو اچانک اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوگا کہ ان میں سے ان لوگوں کو الگ کرلیا جائے جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ اور اس کی رسول کے مخالف رہے اور اللہ تعالیٰ کے دین کے خلاف تحریکیں چلاتے رہے اور قدم قدم پر انھوں نے اللہ تعالیٰ کے رسول کی ہدایت کے جواب میں رکاوٹوں کے پہاڑ کھڑے کیے، اور ہر ممکن طریقے سے اللہ تعالیٰ کے نبی اور مسلمانوں کو اذیت پہنچائی اور اس طرح سے انھوں نے عام کافروں کی قیادت کی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دین کے قریب بھی نہ آسکیں۔
- آج انھیں نکال کر الگ کھڑا کیا جائے گا اور انھیں کہا جائے گا کہ جس طرح تم ضلالت و گمراہی میں لوگوں کی قیادت کرتے رہے ہو، آج جہنم میں جانے کے لیے بھی ان کی قیادت کرو۔ اس طرح سے وہ اپنی پیروی کرنے والوں کو اپنی قیادت میں وہاں وہاں پہنچائیں گے جو ان کی سزا کی جگہ ہوگی اور پھر وہ خود ان سے بھی بڑھ کر عذاب کی جگہ پر رکھے جائیں گے
- کفار کی جہنم پر بھیڑ اور افراتفری میں کون جہنم کے کس حصے اور کس وادی میں داخل کیے جانے کا مستحق، سب اللہ کے علم میں
- جہنم پہ وارد ہونے کا مطلب، اس میں داخل ہونا نہیں بلکہ جہنم پر سے گذرنا (مرور مراد) ہے، ہر ایک کا جہنم میں داخل ہونے کے معنی قرآن اور احادیث کے خلاف ہیں (انبیاء : 101 تا 103) ۔ عبداللہ ابن مسعودؓ اور عبداللہ ابن عباسؓ کی بھی یہی رائے ہے

ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٣﴾

ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ - پھر ہم بچالیں گے ان لوگوں کو (جنھوں نے)

نَجَّی يُنَجِّیْ ، تَنْجِيَةٌ نجات دینا، بچانا (II)

اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ - تقویٰ اختیار کیا اور ہم چھوڑ دیں گے ظالموں کو

وَذَرَ يَذَرُ ، وَذْرٌ چھوڑ دینا

فِيْهَا جِثِيًّا - اس میں گھٹنوں کے بل گرے ہوئے

جَثَا يَجْثُو ، جُثُوًّا / جِثِيًّا گھٹنوں کے بل بیٹھنا

جِثِيًّا اسم حال (جو کیفیت/حال بتاتا ہے)

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ - اور جب تلاوت کی جاتی ہے ان پر

تَلَا يَتْلُوْ ، تِلَاوَةٌ تلاوت کرنا، پڑھنا

اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ - ہماری واضح آیات کی

قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا - (تو) کہتے ہیں وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا - ان لوگوں سے جو ایمان لائے

اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ - دونوں گروہوں میں سے کونسا بہتر ہے

فَرِيْقَيْنِ : فَرِيْق کا تثنیہ (دو گروہ)

مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا - مقام میں اور (کون) زیادہ اچھا ہے مجلس کے اعتبار سے

نَدِيًّا وہ محفل جہاں لوگ بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں

اردو: نداء، منادی، مناد، ندوہ (اکٹھا ہونے کی جگہ)

ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ۝٧٢ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ۝٧٣

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ - اور کتنی ہی ہم نے ہلاک کیں ان سے پہلے

كَمْ : سوالیہ (مقدار / تعداد کے لیے آتا ہے

مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ - قومیں (کہ) وہ (ان سے) کہیں بہتر تھیں

قَرْن : ایک زمانے کے لوگ، قومیں، نسلیں

اَثَاثًا وَّرِءْيًا - ساز و سامان اور ظاہری شان و شوکت کے لحاظ سے

اَثَاثًا : مال واسباب، ساز وسامان

رِءْيًا : رُؤْيَةٌ مصدر سے مشتق (ظاہری نمود و نمائش)

قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ - آپ کہہ دیجئے جو (پڑا) ہو گمراہی میں

فَلْيَمْدُدْ لَهُ - تو لازم ہے کہ ڈھیل دے اسے

لْ : لام امر (صیغہ غائب کے لیے)

مَدَّ يَمُدُّ ، مَدًّا : لمبا کرنا، ڈھیل دینا

الرَّحْمٰنُ مَدًّا - رحمان، (لمبی) ڈھیل

مَدًّا : ڈھیل (مصدر)

حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا - یہاں تک کہ جب وہ دیکھ لیں گے

رَاٰى يَرٰى ، رُؤْيَةٌ : دیکھنا

مَا يُوْعَدُوْنَ - اُس کو جو ان سے وعدہ کیا جاتا ہے

وَعَدَ يَعِدُ ، وَعْدًا : وعدہ کرنا

اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ یا عذاب کو یا قیامت کو

اِمَّا : اِنْ اور مَا کا مرکب (شک یا تفصیل کے لیے آتا ہے)

السَّاعَةَ : قیامت

فَسَيَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضۡعَفُ جُنۡدًا ﴿۷۵﴾ وَيَزِيۡدُ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اهۡتَدَوۡا هُدًى ؕ وَ الۡبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيۡرٌ عِنۡدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَيۡرٌ مَّرَدًّا ﴿۷۶﴾

فَسَيَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ -تو عنقریب (ضرور) جان لیں گے کون ہے

هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا - وہ (جو) بدتر ہے مقام میں

وَّ اَضۡعَفُ جُنۡدًا - اور زیادہ کمزور ہے لشکر کے اعتبار سے

اَضْعَفُ : ضُعْفٌ سے افعل التفضیل (زیادہ کمزور)

جُنْدًا : لشکر، فوج

وَيَزِيۡدُ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ - اور زیادہ کرتا ہے اللہ ان لوگوں کو جنہوں نے

زَادَ يَزِيْدُ ، زِيَادَةٌ : زیادہ کرنا

اهۡتَدَوۡا هُدًى - ہدایت پائی بلحاظ ہدایت کے

وَ الۡبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ - اور باقی رہنے والی نیکیاں

خَيۡرٌ عِنۡدَ رَبِّكَ- بہت بہتر ہیں آپ کے رب کے نزدیک

ثَوَابًا وَّ خَيۡرٌ مَّرَدًّا۔ ثواب کے اعتبار سے اور بہتر ہیں انجام کے لحاظ سے

ثوب : پلٹنا، واپس آنا، لوٹنا

ثواب: انعام، بدلہ، جزا (نیک عمل کا نتیجہ جو انسان کی طرف واپس آتا ہے)

مَرَدًّا : مصدر (میمی) ہے رَدَّ يَرُدُّ سے - [واپسی، پلٹ کر جانا، رد کیے جانے کی جگہ یا کیفیت]

ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾ وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا ۙ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ
مَّقَامًا وَّ اَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٣﴾ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّ رِءْيًا ﴿٧٤﴾ قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰۤى
اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَ اِمَّا السَّاعَةَ ؕ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضْعَفُ جُنْدًا ﴿٧٥﴾ وَ يَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ؕ وَ
الْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿٧٦﴾

پھر ہم اُن لوگوں کو بچالیں گے جو (دنیا میں) متقی تھے اور ظالموں کو اُسی میں گراہُوا چھوڑ دیں گے، اِن لوگوں کو جب ہماری کھُلی کھُلی آیات سنائی جاتی ہیں تو انکار کرنے والے ایمان لانے والوں سے کہتے ہیں "بتاؤ ہم دونوں گروہوں میں سے کون بہتر حالت میں ہے اور کس کی مجلسیں زیادہ شاندار ہیں؟ حالانکہ ان سے پہلے ہم کتنی ہی ایسی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جو اِن سے زیادہ سر و سامان رکھتی تھیں اور ظاہری شان و شوکت میں اِن سے بڑھی ہوئی تھیں۔ اِن سے کہو، جو شخص گمراہی میں مبتلا ہوتا ہے اُسے رحمان ڈھیل دیا کرتا ہے یہاں تک کہ جب ایسے لوگ وہ چیز دیکھ لیتے ہیں جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے خواہ وہ عذاب الٰہی ہو یا قیامت کی گھڑی تب انہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ کس کا حال خراب ہے اور کس کا جتھا کمزور۔ اس کے برعکس جو لوگ راہِ راست اختیار کرتے ہیں اللہ ان کو راست روی میں ترقی عطا فرماتا ہے اور باقی رہ جانے والی نیکیاں ہی تیرے رب کے نزدیک جزا اور انجام کے اعتبار سے بہتر ہیں

ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِیۡنَ فِیۡہَا جِثِیًّا ﴿۷۲﴾ وَ اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لِلَّذِیۡنَ
اٰمَنُوۡۤا ۙ اَیُّ الۡفَرِیۡقَیۡنِ خَیۡرٌ مَّقَامًا وَّ اَحۡسَنُ نَدِیًّا ﴿۷۳﴾ وَ کَمۡ اَہۡلَکۡنَا قَبۡلَہُمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ ہُمۡ اَحۡسَنُ اَثَاثًا وَّ رِءۡیًا ﴿۷۴﴾ قُلۡ مَنۡ
کَانَ فِی الضَّلٰلَۃِ فَلۡیَمۡدُدۡ لَہُ الرَّحۡمٰنُ مَدًّا ۬ حَتّٰۤی اِذَا رَاَوۡا مَا یُوۡعَدُوۡنَ اِمَّا الۡعَذَابَ وَ اِمَّا السَّاعَۃَ ؕ فَسَیَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ
ہُوَ شَرٌّ مَّکَانًا وَّ اَضۡعَفُ جُنۡدًا ﴿۷۵﴾ وَ یَزِیۡدُ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اہۡتَدَوۡا ہُدًی ؕ وَ الۡبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیۡرٌ عِنۡدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّ خَیۡرٌ
مَّرَدًّا ﴿۷۶﴾

Then We shall deliver those that feared Allah and leave the wrong-doers there on their knees.
When Our clear revelations are recited to those who deny the truth they are wont to say to those who have faith: 'Which of the two groups has a better status and whose assemblies are grander?’
How numerous are the peoples We destroyed before them – those that were more resourceful and grander in outward appearance!
Say : 'The Most Compassionate Lord grants respite to those who stray into error, until they behold what they had been threatened with, either God's chastisement [in the world] or the Hour (or Resurrection) ' – then they fully know whose station is worse, and who is weaker in hosts!
(On the Contrary), Allah increases in guidance those who follow the right way. Lasting acts of righteousness are better in the sight of your Lord as reward and conducive to a better end.

محمد اقبال

وَاِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا ۙ اَىُّ الۡفَرِيۡقَيۡنِ خَيۡرٌ مَّقَامًا وَّاَحۡسَنُ نَدِيًّا ۝ وَكَمۡ اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ هُمۡ اَحۡسَنُ اَثَاثًا وَّرِءۡيًا ۝

دنیوی معیار کا فریب: آخرت کی حقیقت کے آئینے میں

- قریش مکہ کا خیال تھا ہم دنیا میں جس طرح عیش و آرام اور ٹھاٹ باٹ کی زندگی گزار رہے ہیں اور ہمیں معاشرے میں عزت کا جو مقام حاصل ہے اور جس طرح ہمارے دروازوں پر ضرورت مندوں کا ہجوم رہتا ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ لوگ ہیں، اگر واقعی قیامت کا ظہور ہو ہی گیا تو وہاں بھی ہم اسی مقام و مرتبہ کے مالک سمجھے جائیں گے
- وہ اسی طرح مسلمانوں کے لیے اس کے مخالف مفہوم سے استدلال کرتے (
- مشرکین مکہ دو مغالطوں کا شکار تھے، ایک مغالطہ یہ کہ آخرت دنیوی زندگی کا عکس ہے۔ جو شخص یہاں جس حالت میں ہے قیامت میں بھی اسی حالت میں ہوگا
- دوسرا مغالطہ یہ تھا کہ ظاہری مال و دولت، خدم و حشم اور ریاست و حکومت یہ اللہ تعالیٰ کے تقرب کی علامتیں ہیں۔
- اشرافِ مکہ اس طرح کے دلائل کا سہارا لے کر مسلمانوں سے کہتے تھے کہ تم خود موازنہ کرکے دیکھو کہ تم اور ہم دو فریق ہیں، دونوں میں سے بہتر حالت میں کون ہے، بس جنت کو بھی اسی کا عکس سمجھو
- قرآن کریم نے جا بجا ان دونوں مغالطوں کا رد فرمایا ہے۔ اس کے نزدیک یہ کوئی بڑی بات نہیں کہ یہاں کے گدا، وہاں منعم بنا دیئے جائیں اور یہاں کے حکمران اور دولت مند وہاں جہنم کی پست ترین وادیوں میں پھینک دیئے جائیں
- کیونکہ اللہ کے نزدیک قدر و قیمت، مال و دولت اور مقام و مرتبہ کی نہیں بلکہ ایمان اور حسنِ عمل کی ہے۔ وہاں نسب و حسب نہیں، کردار کو اہمیت ملے گی۔ اس دنیا کے فرعون اور نمرود اور ان جیسے کرادر کے مالک دشمنانِ حق، ذلت کی وادیوں میں ہوں گے اور حضرت بلال اور حضرت خباب (رضی اللہ عنہم) جیسے عزت کے تختوں پر براجمان ہوں گے۔

وَ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّ رِءْيًا ﴿۷۴﴾ قُلْ مَنْ كَانَ فِی الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ۬ حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَ اِمَّا السَّاعَةَ ؕ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضْعَفُ جُنْدًا ﴿۷۵﴾

مال و جاہ اور دنیا کے بارے مغالطوں کا جواب

- قریش مکہ کے ان مغالطوں کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اسباب و سامان اور شان و شوکت کسی فرد یا کسی قوم کے اللہ تعالیٰ کے یہاں مقرب ہونے کی دلیل نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو دنیا کے فرعون و نمرود اور سکندر و چنگیز اللہ تعالیٰ کے مقرب ہوتے اور دنیا کی رہنمائی کرتے
- اور وہ قومیں کبھی اللہ تعالیٰ کے عذاب کا شکار نہ ہوتیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے ہر طرح کی شان و شوکت سے نوازا تھا اور دنیا ان کی عظمتوں کے سامنے جھکتی تھی لیکن جب انھوں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے سرکشی دکھائی اور اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں کی دعوت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے انھیں ہلاک کر دیا۔ قوم عاد اور قوم ثمود دنیا کی طاقتور ترین قومیں تھیں۔ فرعون اور اہل فرعون ہر طرح کی فراخی اور عیش و عشرت سے بہرہ ور اور بڑی بڑی فوجوں کے مالک تھے، لیکن ان کا جو انجام ہوا وہ سب کو معلوم ہے
- اس پر سوال اٹھتا کہ پھر انہیں کیوں نہیں ہلاک کیا جا رہا، اس کا جواب یہاں دیا جا رہا ہے کہ اور قرآن کریم نے یہاں اس سنت الٰہی کو بیان کیا ہے جو اس نے سرکشوں اور نافرمانوں کے بارے میں طے کر رکھی ہے۔
- اس کا طریقہ یہ نہیں کہ جیسے ہی کوئی پیغمبر کسی قوم کی طرف ہدایت کے لیے مبعوث ہوں اور قوم اس کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دے تو وہ فوراً ان پر عذاب بھیج دے، چونکہ اس کی گرفت سے کوئی نکل نہیں سکتا اس لیے وہ پکڑنے میں جلدی نہیں کرتا بلکہ مہلت پہ مہلت عطا فرماتا ہے۔ اس طرح سے جن لوگوں میں اصلاح پذیری کی کچھ بھی رمق ہوتی ہے وہ اس مہلت سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور جن میں قبولیت اور اثر پذیری کی استعداد کے سوتے خشک ہو جاتے ہیں وہ اگرچہ اس سے فائدہ نہیں اٹھا پاتے لیکن ان کی فائل موٹی ہوتی جاتی ہے اور ان کے جرم کا ثبوت حتمی صورت اختیار کرتا چلا جاتا ہے

قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ؕ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضْعَفُ جُنْدًا ﴿۷۵﴾ وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ؕ وَ
الْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿۷۶﴾

- اہل مکہ پر عذاب کا نہ آنا اللہ تعالیٰ کی اسی سنت کا مظہر ہے۔ انھیں مہلت دی گئی ہے اور یہ مہلت اس وقت تک چلے گی جب تک اتمام حجت کے بعد اللہ تعالیٰ کا عذاب نہیں آجاتا یا قیامت وقوع پذیر نہیں ہوجاتی
- **اللہ کی ایک اور سنت** ۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کا قانون یہ ہے کہ وہ نافرمانوں اور سرکشوں کو ڈھیل دیتا ہے تاکہ وہ سنبھل جائیں یا پھر اپنے انجام کو بدتر سے بدتر بنالیں۔ اسی طرح **وہ ان لوگوں کی ہدایت میں بھی اضافہ کرتا ہے جو ہدایت کا راستہ اختیار کرتے ہیں**۔ قرآن کریم میں ہدایت کو چار معنوں میں استعمال کیا گیا ہے
- ان معنوں میں سے ایک معنی **قلبی نور و بصیرت** ہے۔ انسان کی فطرت یہ ہے کہ جب وہ کسی نئے راستے کو اختیار کرتا یا نئے نظریئے کو قبول کرتا ہے تو شروع میں اس کا دماغ قبولیت کے مراحل طے کرتا ہے۔ پھر رفتہ رفتہ وہ بات دل میں اترنے لگتی ہے۔ دل کبھی اسے قبول کرتا ہے اور کبھی توہمات کا شکار ہوجاتا ہے۔ اسی کشمکش میں آخر ایک دن ایسا آتا ہے جب دل اس بات پر ٹھک جاتا ہے۔ اور پھر دنیا کا کوئی تغیر دل کے اس اطمینان کو شکست نہیں دے سکتا۔ اسی کو قلبی بصیرت یا قلبی نور کا نام دیا گیا ہے۔ ایک مومن کی معراج یہی ہے۔
- جب وہ ہدایت کے راستے کو اختیار کرتا ہے تو وہ ہر طرح کے مراحل سے گزرتا ہے لیکن جب اس راستے میں پیش آنے والی ذہنی الجھنوں اور عملی مشکلات پر ثابت قدم رہتا ہے تو بالآخر اس **کے دل میں ایک نور روشن** ہوتا ہے جو ہر طرح کے وہم اور بے یقینی کو جلاکے رکھ دیتا ہے
- **باقیات الصالحات** - وہ اعمال ہیں جو پائیدار اور غیر فانی ہیں، جو خدا اور آخرت کو مقصود بنا کر کیے جائیں اس لیے کہ خدا بھی غیر فانی ہے اور آخرت بھی۔ جو اعمال چند روزہ اور فانی ہیں وہ غیر صالح ہیں یہ وہ اعمال ہیں جو صرف دنیا کو مطلوب و مقصود بنا کر کیے جاتے ہیں وہ فانی ہیں اس لیے کہ یہ دنیا خود فانی ہے۔

اَفَرَءَيْتَ الَّذِىْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا ؕ﴿۷۷﴾ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۙ﴿۷۸﴾ كَلَّا ؕ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۙ﴿۷۹﴾

اَفَرَءَيْتَ الَّذِىْ كَفَرَ - کیا پس آپ نے دیکھا (اسے) جس نے کفر کیا

رَاٰى يَرٰى ، رُؤْيَةٌ : دیکھنا

بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ - ہماری آیتوں کے ساتھ اور کہا

لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا - ضرور میں دیا جاؤں گا مال اور اولاد

لَ : لامِ تاکید

اٰتٰى يُؤْتِىْ ، اِيْتَآءٌ: دینا

اَطَّلَعَ الْغَيْبَ - کیا وہ مطلع ہوا ہے غیب پر

اِطَّلَعَ يَطَّلِعُ ، اِطِّلَاعٌ: مطلع ہونا (VIII)

اَمِ اتَّخَذَ - یا اس نے لے رکھا ہے

اِتَّخَذَ يَتَّخِذُ ، اِتِّخَاذًا : لینا، پکڑنا (VIII)

عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا - رحمٰن کے ہاں کوئی عہد

كَلَّا ؕ سَنَكْتُبُ - ہرگز نہیں عنقریب ہم لکھ لیں گے

سَ: حرفِ استقبال

كَتَبَ يَكْتُبُ ، كِتَابَةً : لکھنا

مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ - جو کچھ وہ کہتا ہے اور ہم بڑھا دیں گے اس کے لیے

مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا - عذاب کو جیسا بڑھاتے ہیں

وَّ نَرِثُهٗ مَا يَقُوۡلُ وَيَاۡتِيۡنَا فَرۡدًا ﴿۸۰﴾ وَاتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوۡنُوۡا لَهُمۡ عِزًّا ۙ﴿۸۱﴾ كَلَّا ؕ سَيَكۡفُرُوۡنَ بِعِبَادَتِهِمۡ وَيَكُوۡنُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ ضِدًّا ﴿۸۲﴾

وَّ نَرِثُهٗ مَا يَقُوۡلُ۔ اور ہم وارث ہوں گے اسکے (ان چیزوں میں) جو وہ کہتا ہے

وَرِثَ يَرِثُ ، وِرۡثًا و وِرَاثَةً وارث ہونا

وَيَاۡتِيۡنَا فَرۡدًا - اور وہ آئے گا ہمارے پاس اکیلا ہی۔

اٰتٰى يُؤۡتِىۡ ، اِيۡتَآءٌ: دینا

فَرَدَ يَفرِد ، فَرۡدًا: اکیلا ہونا

فَرۡدًا : اکیلا

وَ اتَّخَذُوۡا - اور انہوں نے بنا لیے ہیں

مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً - اللہ کے سوا (اور) معبود

لِّيَكُوۡنُوۡا لَهُمۡ عِزًّا -تاکہ وہ ہوں ان کے لیے باعث عزت (اور مددگار)

عَزَّ يَعِزُّ ، عِزًّا.. باعث عزت ہونا، قوی ہونا، غلبہ پانا

عِزًّا: مصدر (باعث عزت)

كَلَّا - ہر گز نہیں

سَيَكۡفُرُوۡنَ - عنقریب وہ (خود ہی) انکار کردیں گے

سَ: حرفِ استقبال

كَفَرَ يَكۡفُرُ ، كُفۡرًا: کفر کرنا، انکار کرنا

بِعِبَادَتِهِمۡ - ان کی عبادت کا

وَيَكُوۡنُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ ضِدًّا - اور وہ ہو جائیں گے ان کے خلاف مد مقابل

كَانَ يَكُوۡنُ ، كَوۡنًا: ہو جانا

ضِدًّا: اسم مخالف (مد مقابل)

اَفَرَءَيۡتَ الَّذِىۡ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوۡتَيَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا ؕ﴿۷۷﴾ اَطَّلَعَ الۡغَيۡبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ عَهۡدًا ۙ﴿۷۸﴾ كَلَّا ؕ سَنَكۡتُبُ مَا يَقُوۡلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الۡعَذَابِ
مَدًّا ۙ﴿۷۹﴾ وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوۡلُ وَيَاۡتِيۡنَا فَرۡدًا ﴿۸۰﴾ وَاتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوۡنُوۡا لَهُمۡ عِزًّا ۙ﴿۸۱﴾ كَلَّا ؕ سَيَكۡفُرُوۡنَ بِعِبَادَتِهِمۡ وَيَكُوۡنُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ ضِدًّا ۚ﴿۸۲﴾

پھر تو نے دیکھا اُس شخص کو جو ہماری آیات کو ماننے سے انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تو مال اور اولاد سے نوازا ہی جاتا رہوں گا؟ کیا اسے غیب کا پتہ چل گیا ہے یا اس نے رحمان سے کوئی عہد لے رکھا ہے؟ ہر گز نہیں، جو کچھ یہ بکتا ہے اسے ہم لکھ لیں گے اور اس کے لیے سزا میں اور زیادہ اضافہ کریں گے، جس سر و سامان اور لاؤ لشکر کا یہ ذکر کر رہا ہے وہ سب ہمارے پاس رہ جائے گا اور یہ اکیلا ہمارے سامنے حاضر ہو گا۔ اِن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے کچھ خدا بنا رکھے ہیں تاکہ وہ اِن کے پشتیبان ہوں، کوئی پشتیبان نہ ہو گا وہ سب ان کی عبادت کا انکار کریں گے اور الٹے اِن کے مخالف بن جائیں گے

Have you seen him who rejects Our sings and said: 'Surely I shall continue to be favored with riches and children. Has he obtained knowledge of the Unseen, or has he taken a covenant with the Most Compassionate Lord? By no means! We shall writ down all what he says; and We shall greatly prolong his chastisement. And We shall inherit all the resources and hosts of which he boasts, and he will come to Us all alone. They have taken other gods beside Allah that they may be a source of strength for them. By no means! They shall soon deny their worship and shall become their adversaries instead.

أَفَرَءَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا ﴿٧٧﴾ أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٧٨﴾ كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿٧٩﴾ وَّ نَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ﴿٨٠﴾

ایک اور خود فریبی کا رد (دنیا کی وقتی خوشحالی کو آخرت کا معیار سمجھنا ایک فکری گمراہی)

- مشرکینِ مکہ کی ایک خود فریبی یہ بھی تھی کہ جو خوشحالی، عیش اور آرام ہمیں دنیا کی زندگیوں میں میسر ہے یہ سب کچھ اگر آخرت وقوع پذیر ہوئی تو وہاں بھی ہمیں ملے گا۔ یہاں کے مالدار اور صاحب اولاد وہاں بھی ایسے ہی ہوں گے اور جو دنیا میں بدحالی میں مبتلا ہیں اور نہایت کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں وہ آخرت میں بھی اسی طرح ٹھوکریں کھائیں گے
- حضرت خبابؓ بن الارت کی روایت ہے کہ ان کا کچھ قرض عاص بن وائل کے ذمہ تھا۔ یہ اس کے پاس تقاضا کے لیے گئے۔ اس نے کہا میں تمہارا قرض اس وقت تک ادا نہیں کروں گا جب تک تم محمد (ﷺ) کی نبوت کا انکار نہ کرو۔ حضرت خبابؓ نے جواب دیا کہ میں یہ حرکت ہرگز نہیں کروں گا یہاں تک کہ تو مر جائے اور پھر تجھے قیامت کے دن اٹھایا جائے۔ اس نے ازراہ مذاق کہا کہ جب مرنے کے بعد میں قبر سے اٹھوں گا، اس وقت میرے پاس دولت کی فراوانی ہو گی، اس وقت میرے پاس آنا، میں تمہارا قرض ادا کردوں گا۔ (بخاری و مسلم) ۔آخرت کے حقائق کو ہنسی میں اڑایا۔
- یہاں فرمایا: ایسی جسارتیں کرنے والے کو ہم فوری طور پر تو نہیں پکڑتے، البتہ! یہ ضرور ہے کہ ہم اس کی اس طرح کی یاوہ گوئی کو لکھ رکھیں گے، یعنی ہمارے فرشتے اس کی اس طرح کی باتوں کا ریکارڈ رکھیں گے، اور قیامت کے روز اس کے کفر کی سزا پر اس کی دریدہ دہنی اور بکواس کی سزا کا اضافہ کیا جائے گا (یعنی دوہری سزا)
- اسے یہی بھی غلط فہمی ہے کہ دنیا میں میرے پاس جو مال و دولت ہے یہ ہمیشہ میرے پاس رہے گا حالانکہ جب اسے موت آجائے گی تو دنیا میں جس مال و دولت اور عہدہ و منصب کے باعث یہ اپنے مالک وآقا کے سامنے بھی گستاخی سے باز نہیں آتا وہ سب کچھ اپنے پیچھے چھوڑ جائے گا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کے بعد اس کے وارث ہم ہوں گے اور جن اعوان و انصار اور لاؤلشکر پر اسے بڑا گھمنڈ اور غرور ہے وہ قیامت کے دن اکیلا ہمارے پاس آئے گا اور کوئی ان میں سے ان کے ساتھ نہیں ہوگا۔

أَفَرَءَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِـَٔايَٰتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ﴿٧٧﴾ أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ﴿٧٨﴾ كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُۥ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿٧٩﴾ وَنَرِثُهُۥ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ﴿٨٠﴾ وَ
اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ ءَالِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ﴿٨١﴾ كَلَّا ۚ سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٢﴾

انسان کی بے بصیرتی

○ انسان کو اللہ تعالیٰ نے عقل اور شعور سے نوازا ہے اور دنیا میں جتنی ہمہ ہمی اور رنگارنگی نظر آتی ہے وہ سب کچھ اس کی عقل کے طفیل ہے انسانی عقل نے وہ وہ کارنامے انجام دیئے ہیں کہ خود عقل اسے دیکھ کر دنگ رہ جاتی ہے۔ گزشتہ زمانے میں کون تصور کر سکتا تھا کہ کبھی لوہے میں بھی قوت پرواز پیدا ہو جائے گی اور وہ فضاء میں اڑنے لگے گا اور کبھی ایک ایسی مشین ایجاد ہو جائے گی جو انسانی دماغ کی طرح کام کرے گی۔ لیکن یہ سب کچھ کے باوجود انسان اس قدر بے بصیرت واقع ہوا ہے کہ وہ مادہ کے اس پار دیکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ موت ایک حقیقت ہے لیکن وہ اس کا استحضار نہیں رکھتا۔ قوموں اور انبیاء کی شہادت سے جو حقائق ثابت ہیں اور انسانیت جن اقدار سے ہمیشہ عبارت رہی ہے محض خواہشات نفس کی تکمیل کے لیے ان سے انکار کر دینا بلکہ اسے پامال کر دینا انسان کی روایت رہی ہے۔ اقبال نے ٹھیک کہا تھا :

ڈھونڈنے والا یہ ستاروں کی گزرگاہوں کا
اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا
جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا
زندگی کی شب تاریک سحر کر نہ سکا

○ یہی وہ بے بصیرتی اور خرد کی تنگ دامانی ہے جس کا یہاں ذکر ہے۔

وَّ نَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ۝٨٠ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ۝٨١ كَلَّا ۭ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ۝٨٢

انسان کی بے بصیرتی

دنیا کے چند بڑے بڑے سائنسدانوں اور فلاسفرز کو دیکھیں جو اگرچہ عقل، تجربہ، مشاہدہ اور سائنسی دریافتوں میں عظیم مقام رکھتے تھے، لیکن اپنے خالق اور آخرت کی حقیقت کو تسلیم کرنے میں ناکام رہے۔ تو قرآن کی یہ بات کس قدر بر محل ہے:

اسٹیفن ہاکنگ (Stephen Hawking): عظیم طبیعیات دان، کائنات کے قوانین، بلیک ہولز اور وقت پر حیرت انگیز نظریات دیے، لیکن خدا کے وجود کا منکر رہا، کہتا تھا: "کائنات خود بخود وجود میں آ گئی"، مادہ کی تہہ تک گیا، مگر ماورائے مادہ حقیقت کو نہ پا سکا" جس نے وقت کی گہرائیوں کو ماپا، لیکن موت کے بعد کی دنیا کا انکار کیا

برٹرینڈ رسل (Bertrand Russell): مشہور برطانوی فلسفی و منطق دان- اخلاق، منطق اور انسانیت پر گہرا اثر، مگر دین و وحی کا انکار- افکار کی دنیا میں چراغاں کیا، مگر قلب کی تاریکی برقرار رہی

کارل مارکس (Karl Marx) : معاشی فلسفہ کا بانی، کمیونزم اور لادینیت کا علمبردار کہا: "دین عوام کے لیے افیون ہے" دنیا کے نظام کو "مادہ اور محنت" تک محدود کر دیا، جس نے مزدور کو اٹھایا، مگر اللہ کی بندگی سے منکر رہا

فریڈرک نطشے (Friedrich Nietzsche): وجودیت اور "خدا کی موت" کا فلسفہ ایجاد کیا، کہا: "God is dead " انسان کو خود مختار بنانے کا پرچار کیا، اخلاق، دین، آخرت سب کو انسانی قوت ارادی سے بدلنے کی کوشش کی خودی کو بلند کیا، مگر خدا سے کٹ کر گم ہو گیا

اضافی مواد

Reference Material

آیات 66 تا 82 ۔ معارف کا خلاصہ

- انسان کا موت کے بعد معاد و حیات والے مسئلے کا انکار (منکرین معاد کا سب سے بڑا نظریہ کسی چیز کو بعید شمار کرنا)
- انسان کے اپنی عدم سے پہلی تخلیق کے بارے میں شناخت کی قوت رکھنے کے باوجود اس کا معاد کے بارے میں تردید کرنا، حیران کن اور لائق سرزنش ہے
- معاد کے منکرین، میدان قیامت میں شیاطین کے ہمراہ ان کے دوش بدوش موجود ہوں گے
- میدان قیامت میں لوگ مسلک اور عقیدہ کی بناء پر مختلف دستوں میں تقسیم اور آپس میں جدا ہوں گے
- تقویٰ کی زندگی اختیار کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ جہنم سے نجات دے گا، ظالموں کو جہنم میں چھوڑ دے گا۔
- لوگ اس دنیا میں دنیوی معیار کے فریب کا شکار ہیں۔ مال و جاہ کا مغالطہ، نسب، دولت، عزت و ذلت کے مغالطے
- اللہ نے اپنے پیغام سے منہ موڑنے والی بے شمار طاقتور، وسائل کی شان و شوکت اور ٹیکنالوجی والی اقوام کو بتاہ کر دیا
- گمراہی میں رہنے والوں کو اللہ تعالیٰ کا مہلت دینا اور ان کے عذاب میں جلدی نہ کرنا -اس کی سنت ہے
- کفر اور ایمان کے بارے میں بے بنیاد باتیں اور دعوے اور اس کے نتائج عقوبت اور عذاب کے حامل ہیں۔
- قیامت کے میدان میں انسان اللہ کے حضور بغیر کسی ہمراہی کے تنہا اور بے کس حاضر ہوں گے۔